الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

فتحِ مبین کا تذکرۂ حسین

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا
پروفیسر سعید احمد اسعد صاحب
فیصل آباد

روداد مناظرہ "توت"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یارب العالمین   یارحمۃ للعالمین

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوۃ اچھی   مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا۔
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر   خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ مناظرہ ومجادلہ سے علمی ومذہبی، معاشی ومعاشرتی اور سیاسی واخلاقی زندگی پر خوشگوار اثرات مرتب نہیں ہوا کرتے بلکہ بسا اوقات مناظرہ ومجادلہ ملی وحدت اور ملکی سالمیت کا شیرازہ منتشر کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم خود اس امر کو بلا تامل تسلیم کرتے ہیں تو پھر وہ کونسا سبب تھا جس نے ہمیں اس مناظرہ میں بطور فریق شامل ہونے پر مجبور کردیا۔ اس سوال کا جواب اس مناظرہ کے پس منظر میں مضمر ہے، جس کی وضاحت نہ صرف اس اشکال کو رفع کردے گی بلکہ اہل درد اور صاحب بصیرت آدمی کے لیے دعوت فکر بھی ثابت ہوگی۔ انشاءاللہ تعالی

ضلع اٹک وطن عزیز کا ایک اہم اور مشہور ضلع ہے جو پنجاب اور سرحد کے سنگم پر واقع ہے ضلع اٹک میں تحصیل پنڈی گھیب کو وہی مقام حاصل ہے جو کسی جسم میں دل کو یا کسی ملک میں دارالحکومت کو حاصل ہوتا ہے۔ تحصیل پنڈی گھیب کے تقریباً جنوب مغرب میں اولیاء کاملین کی بستی میرا شریف واقع ہے جو کہاں دنیاوی امور میں ہماری یونین کونسل ہے تو وہیں دینی اور مذہبی امور میں منبع فیضان وعرفان بھی ہے۔ خواجہ احمد میروی کا مزار پرانوار علاقہ بھر کے لوگوں کے لیے عقیدہ وایمان کی مضبوطی اور پختگی کا باعث ہے اور ذریعہ ووسیلہ حصول رحمت الہی ہے۔ یونین کونسل میرا شریف کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا گاؤں توت "TOOT" ہے یہ گاؤں اپنی اہمیت وحیثیت کے لحاظ سے ضلع بھر کے سیاسی ومذہبی حلقوں میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

مسلک حق اہلسنت والجماعت حنفی بریلوی کی فتح وکامیابی کا یہ عظیم الشان اور قابل صد افتخار واقعہ اسی گاؤں میں وقوع پذیر ہوا۔ اس گاؤں کی مرکزی جامع مسجد المعروف نورانی مسجد میں گزشتہ دو سالوں سے عید الفطر کے فوراً بعد مسلک اہلسنت والجماعت کا ایصال ثواب کے حوالے سے مذہبی جلسہ باقاعدہ اور منظم انداز میں منعقد ہوتا ہے۔ جو ایک انتہائی مخلص اور بہادر دوست جناب غلام قادر صاحب (مرحوم) کے بڑے بھائی نائیک دوست محمد مرحوم کی سالانہ برسی کے سلسلے میں انعقاد پذیر ہوتا ہے۔ سابقہ دو پروگراموں میں خصوصی خطاب کے لیے فاتح مذاہب باطلہ، مناظر اسلام مجاہد اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد اسعد دامت برکاتہم القدسیہ خصوصی شفقت فرماتے ہوئے تشریف لاتے ہیں آپ کی محققانہ اور فاضلانہ گفتگو سننے کے لیے علاقہ بھر کے سنیوں کے علاوہ کچھ دیوبندی احباب بھی محفل میں حاضر ہوتے ہیں۔ تقریر کے اختتام پر اشتہار پر تحریر کیے گئے نوٹ کے مطابق ہر مسلک کے آدمی کو موضوع کے مطابق سوال و جواب کی مکمل اجازت ہوتی ہے۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی یہ پروگرام عید الفطر کے فوراً بعد 6 شوال بمطابق 6 اکتوبر 2008ء بروز سوموار بعد از نماز ظہر تا عصر مرکزی جامع مسجد نورانی میں انعقاد پذیر ہوا۔ تقریباً 20 رمضان المبارک کے قریب اس پروگرام کے اشتہارات پرنٹ ہوکر زینت در و دیوار بن گئے۔ حسب سابق اشتہار پر ایک نوٹ تحریر تھا کہ تقریر کے آخر میں موضوع کے مطابق ہر آدمی کو سوال کرنے کی مکمل اجازت ہوگی۔ یقیناً اس عبارت کو پڑھنے کے بعد حضرت علی المرتضیٰؓ کے امام وخطیب علامہ محمد نواب صاحب (دیوبندی) نے مسلک حق اہلسنت والجماعت "توت" کے کچھ ذمہ داران کی طرف پیغام بھیجا کہ اگر آپ لوگوں میں سے دس آدمی مجھے سیکورٹی کا یقین دلادیں تو میں بھی آپ کے پروگرام میں آؤں گا اور تقریر کے اختتام پر سوالات وج... کی نشست میں باقاعدہ حصہ لوں گا۔ جس پر گاؤں کے دوستوں نے بذریعہ ٹیلی فون راقم الحروف کو اطلاع دی میں نے اپنے مخلص اور مشفق دوست

کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ لوگ عید الفطر تک اس بات کا مثبت جواب دیں اور صبر سے کام لیں۔

''اس امر کو (یعنی علامہ محمد نواب صاحب (دیوبندی) کے سنیوں کے پروگرام میں شرکت کرنے کی بات کو) ''ظنوا بالمومن خیرا'' کی وجہ سے شرارت تو نہیں کہوں گا۔ لیکن یہ بات جس انداز اور طریقہ سے کی گئی وہ کوئی مصلحت پسندی بھی نہ تھی''

الغرض عید الفطر کے موقع پر سب دوست مختلف گاؤں سے ''توت'' میں اکٹھے ہوئے۔ اور پروگرام یہ بنا کہ علامہ محمد نواب صاحب کے پاس جا کر ان کو باوقار انداز میں پروگرام میں شرکت کی دعوت دی جائے۔ تاکہ کل کلاں کسی قسم کا کوئی پروپیگنڈا نہ کیا جاسکے۔ لہٰذا 6 دوست راقم الحروف، علامہ قاری محمد امتیاز صاحب فاضل بھیرہ شریف، علامہ قاری نور خان صاحب متعلم دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (کلاس دورہ حدیث شریف)، علامہ حافظ سیف علی صاحب متعلم دار العلوم محمدیہ رضویہ پنڈدادنخان کلاس فاضل عربی، حافظ محمد مشتاق صاحب اور محمد شیر خان صاحب 04 شوال بمطابق 04 اکتوبر بروز ہفتہ بوقت صبح تقریباً ساڑھے آٹھ بجے مسجد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ میں علامہ نواب صاحب کے پاس پہنچے موصوف اسوقت محلّہ کے بچوں کو قرآن کریم (ناظرہ) پڑھا رہے تھے اور انکے دو شاگرد محمد ارشد اور محمد تحسین بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ قرآن کی فرضیت کے پیش نظر ہم نے عرض کی کہ بچوں کو رخصت دے دیں۔ تمام دوستوں نے علامہ صاحب کو اپنے پروگرام میں آنے کی پرخلوص اور پرزور دعوت دی اور یہاں تک عرض کیا کہ آپ تشریف لائیں اور مکمل اطمینان وسکون کے ساتھ سوالات کریں تاکہ عوام الناس کے سامنے حقیقت بے نقاب ہوسکے۔ یقین جانیے کہ علامہ نے ہم سے وعدہ کیا کہ اگر مجھے وقت اور فرصت ملی تو میں ضرور آؤں گا۔ ہم نے اجازت لی اور واپس چلے آئے۔ اس کے بعد ہم پروگرام کے انتظامات میں مصروف ہو گئے۔

الغرض 6 اکتوبر بروز سوموار بعد از نماز ظہر مرکزی جامع مسجد نورانی ''توت'' میں اہل سنت وجماعت کا پروگرام منعقد ہوا جس میں خصوصی خطاب مناظر اسلام حضرت علامہ سعید صاحب اسعد نے فرمایا آپ کی گفتگو کا موضوع یہ تھا کہ اگر نماز میں سرکار دو عالم شفیع معظم حضرت محمد ﷺ کا خیال آجائے تو نماز ٹوٹتی ہے یا کاملیت کا درجہ اتم حاصل کرتی ہے۔ آپ نے اسماعیل دہلوی کی کتاب ''صراط مستقیم'' کی وہ عبارت (جس کو نقل کرنے کی میرے قلب وقلم میں ہمت نہیں) پیش کی۔ اس پروگرام میں علامہ نواب صاحب وعدہ کرنے کے باوجود تشریف نہ لائے۔ حالانکہ مصدقہ اور محققہ رپورٹ ہے کہ آپ اس دن ''توت'' میں ہی موجود تھے۔

پروگرام کے اختتام پر چند دوستوں نے سوالات کیے ان سوالات کرنے والوں میں علامہ نواب صاحب کا ایک شاگرد حافظ محمد ایوب بھی تھا۔ اس نے عرض کی کہ میں یہ کتاب (صراط مستقیم) اور اس کا مذکورہ حوالہ دیکھنا چاہتا ہوں علامہ سعید احمد اسعد صاحب نے اسے اپنے پاس بلا لیا اور مذکورہ کتاب اس کے حوالے کرتے ہوئے کتاب کا نام اور مصنفین کا نام اونچی آواز میں پڑھنے کو کہا اس نے کتاب کا نام پڑھا پھر سید احمد دہلوی اور اسماعیل دہلوی کے نام پڑھے پھر متعلقہ صفحہ نکال کر مکمل عبارت خود پڑھی اور اس کے بعد مطمئن ہو کر اپنی جگہ پر واپس بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد حافظ محمد ایوب دوبارہ سوال کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا اس پر علامہ اسعد صاحب نے پوچھا کہ کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ تو حافظ صاحب نے سوال کیا کہ اگر کوئی بندہ یہ عقیدہ (جو کہ صراط مستقیم کی عبارت میں مذکورہ ہے) نہ رکھتا ہو تو اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ علامہ اسعد صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا عقیدہ نہ رکھتا ہو اور نہ اس کے لکھنے والے کو مانتا ہو تو ہمارا اس کے ساتھ اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں)۔

المختصر اس کے بعد بھی کچھ دوستوں نے سوال کیے جن کے علامہ اسعد صاحب نے تسلی بخش اور مسکت جوابات ار

فرمائے۔ آخر میں صلوٰۃ وسلام اور بعد ازاں نمازِ عصر اور دعا کے ساتھ یہ محفل پاک اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس پروگرام میں بہت سے دیوبندی احباب بھی آئے ہوئے تھے وہ مناظر اسلام علامہ اسعد صاحب کے خطاب دلنواز سے از حد متاثر ہوئے اور

ہی ساتھ اپنے اکابرین کی عبارات باطلہ پر آگاہ بھی ہوئے جب ان دیوبندی احباب کو اپنے اکابرین کی ان عبارات فاسدہ کا پتہ چلا تو (معتبر

اطلاعات کے مطابق) وہ اپنے ائمہ کرام بالخصوص علامہ محمد نواب صاحب کے پاس گئے اور اس مسئلہ پر اچھی بھلی بحث و تمحیث کی۔ الغرض علامہ ا

صاحب کا یہ پُر وقار اور مدلل خطاب ''توت'' کے دیوبندیوں اور ان کے عقائد باطلہ پر بجلی بن کر گرا جس کی وجہ سے ان کے نظریات کے باطل ایوان

میں ہلچل مچ گئی علماء دیوبند بالخصوص علامہ محمد نواب صاحب اور ان کی ٹیم نے اپنے ہم مسلک وہم مشرب احباب کو مطمئن کرنے کے لیے جلسہ کر

پروگرام بنایا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد اطلاعات ملنے لگیں کہ دیوبندی حضرات مسجد علی المرتضیٰ میں ایک بڑا جلسہ کرانے کی تیاری کر رہے ہیں جس میں

اپنے زعم کے مطابق اپنے پروگرام کے الزامات سے برات کا اظہار کریں گے اور اس عبارت کے بارے میں اپنے موقف کی وضاحت کریں گے

اھل السنت والجماعت کے علماء کو بھی شرکت کی بھرپور اور زوردعوت دیں گے۔ اس شنید کے چند روز بعد ان کے پروگرام کے اشتہارات منظر عام

گئے۔

اشتہار کا ٹائٹل یہ تھا

''دعوتِ حق کانفرنس''

اس اشتہار کے شروع میں یہ اشعار مرقوم تھے!

سمجھ میں آسکتا ہے نقطۂ توحید مگر | تیرے دل میں ہو بت خانہ تو کیا ک

قل ھو اللہ احد کی رمز کیا سمجھے تُو | خود خدا کے نیک بندوں کو خدا سمجھا ہے

ان اشعار کو پڑھنے کے بعد ہر آدمی بڑی آسانی سے پروگرام منعقد کرنے والوں کی ذہنیت کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ گویا یہ اشعار مسلک اہلسنت والجماع

بریلوی پر ڈائریکٹ الزامات تھے۔ اشتہار کی انتہائی خاص بات اس پر تحریر کردہ چیلنج تھا۔ اشتہار کے تقریباً آخر پر گول دائرہ لگا کر اس میں لفظ چیلنج

ساتھ یہ عبارت مرقوم تھی ''ہر آدمی کو ہر موضوع پر باوقار انداز میں سوال وجواب کرنے کی کھلی اجازت ہوگی''۔ اس کے علاوہ خصوصی خطابات کے

علامہ یونس نعمانی (دیوبندی) اور علامہ حضر حیات صاحب (دیوبندی) کے نام تحریر تھے۔ جن میں اول الذکر موصوف تو پروگرام میں تشریف ن

لائے۔ اس کے ساتھ ساتھ مستند احباب کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ دیوبندیوں نے یہ پروپیگنڈہ عام کر رکھا ہے کہ آپ (سنی) پروگرام میں آ کر

سوالات وجوابات کی نشست میں حصہ لیں آپ کو تسلی بخش جوابات دیے گئے تھے۔ ہمارے گھروں میں باقاعدہ دعوت نامے بھیج دیے گئے۔ اور

ہی یہ کہا گیا کہ آپ نے ضرور بہ ضرور آنا ہے۔

اشتہار پر تحریر کردہ لفظ ''چیلنج'' اور اس کی عبارت ہی بطور دعوت کافی تھی لیکن اس پر مزید دعوت نامے گھروں میں بھیج کر جو طریقہ اختیار کیا گیا

مسکت جواب کے طور پر انکے پروگرام میں جانا اور اپنے عقیدہ کا ڈٹ کر اظہار کرنا ان ہمارا اولین مسلکی فریضہ بن چکا تھا۔ اس پر ان تینوں تمام

نے بالعموم اور تین دوستوں (یعنی راقم الحروف، علامہ حافظ نور خان صاحب اور علامہ سیف علی صاحب) نے بالخصوص بھرپور انداز میں تیاری ک

ان کے پروگرام میں شرکت کرنے کا پختہ عزم کرلیا۔ آخرالذکر تین دوستوں نے آپس میں موضوعات کی تقسیم کرلی۔ اور اپنی اپنی تیاری میں مصروف عمل ہوگئے۔

اس دوران علامہ اسعد صاحب کے ساتھ موبائل پر مسلسل رابطہ بھی رہا آپ ہمیں بار بار مشفق اور مہرباں لہجے میں بھی ارشاد فرماتے کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ رب العالمین اور اسکا حبیب کریم ﷺ تمہارے حامی و ناصر ہیں۔

چونکہ اگر بنظر غائر اور بنظر عمیق اس اشتہار اور اس پر تحریر کردہ چیلنج کی عبارت کا مطالعہ کیا جائے اور سابقہ حالات کو دیکھا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہ چیلنج دیوبندیوں کی طرف سے علامہ سعید احمد اسعد صاحب کو تھا۔ مزید برآں یہ کہ تقریباً 18 اکتوبر کو دیوبندی عوام اور خصوصاً دیوبندیوں کے اس پروگرام کے چیف آرگنائزر نے ہمارے ایک مخلص اور مجاہد دوست جناب حافظ محمد ساجد صاحب کو یہ بھی کہا کہ بے شک سوالات وجوابات کی نشست کے لیے آپ کے علامہ اسعد صاحب تشریف لے آئیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ہمارے علماء انکے سوالات کے جوابات دیں گے۔ اس بات کی اطلاع علامہ حافظ نور خان صاحب نے علامہ سعید احمد صاحب کو دے دی۔

اس پر آپ نے دوٹوک الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ اب میں ضرور آؤں گا، آپ لوگ ان سے کہیں کہ وہ ہمیں اپنے پروگرام میں آنے کی باقاعدہ اجازت دیں، ہم ان سے صرف اور صرف اس عبارت کا جواب مانگنے آئیں گے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی مطالبہ نہ ہوگا۔ راقم الحروف نے ذاتی طور پر علامہ اسعد صاحب سے اتوار کے دن بعد از نماز عشاء دارالعلوم گلزار حبیب F12 میرپور کے ہاسٹل سے رابطہ کیا، ٹیلی فون پر آپ سے ہونے والی گفتگو اور خصوصاً آپ کے آخری الفاظ "دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کیلئے باعث عزت بنائے، باعث ذلت نہ بنائے، ہم وہی کچھ کریں جس سے دین اسلام کی سربلندی ہو۔ ایسا کام ہرگز نہ کریں جس کی وجہ سے ہمارے دین برحق پر کوئی بھی حرف آئے۔" اس فقیر کیلئے ساری زندگی رہبر ورہنما رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کل ہی رخصت لے کر چلے جاؤ اور وہاں دوستوں کی رہنمائی میں انتظامات کرو۔ اس حکم کے بعد راقم الحروف اگلے دن ہی گھر روانہ ہوگیا اس دن بھی عشاء کی نماز کی بعد حافظ سیف علی صاحب کے مکان پر اہل سنت والجماعت کے نوجوان دوستوں کی میٹنگ تھی۔ جس میں دیوبندیوں کے ساتھ انکے پروگرام میں شرکت کرنے اور علامہ اسعد صاحب کے تشریف لانے کے معاملات زیر بحث آئے تھے۔ دوستوں نے اس میٹنگ میں ڈاکٹر محمد ایوب صاحب (دیوبندی) کو معاملات طے کرنے کیلئے اپنے پاس بلایا تھا، ڈاکٹر صاحب سے اس موضوع پر (کہ علامہ اسعد صاحب تشریف لائیں گے اور آپ لوگوں کو انہیں قابل صد احترام مہمان سمجھتے ہوئے اپنے سٹیج پر جگہ دینی ہوگی) تفصیلاً بات ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کے جواب کا حاصل یہی تھا کہ میرا تو اپنا دل یہی ہے کہ آپ تشریف لائیں تاکہ حقیقت عوام کے سامنے آسکے لیکن میں آپ کو مکمل اور حتمی جواب اپنے دوستوں سے مشاورت کے بعد دوں گا۔

21 اکتوبر بروز منگل صبح 9 بجے جبکہ دیوبندیوں کا پروگرام صرف ایک دن کی دوری پر تھا ہم چھ دوستوں نے ہمارے سارے پروگرام کے روح رواں علاقہ کی ہردلعزیز شخصیت ناظم یونین کونسل میرا شریف جناب برادرم صاحبزادہ پیر محمود احمد میروی صاحب کے پاس جانے اور انتظامات کے سلسلہ میں آپ کے ساتھ بات چیت کرنے کا پروگرام بنایا۔ موبائل پر آپ سے رابطہ کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ میں میرا شریف میں ہی ہوں، آپ آجائیں۔ ہم سب دوست ان کے پاس پہنچے، کافی دیر آپ سے دیوبندیوں کے پروگرام سے متعلق مختلف معاملات پر گفتگو ہوتی رہی، مختصر یہ کہ ہم سب نے آپ سے یہی کہا یہ پروگرام ہونا چاہیے اور ہم سنی دوست علامہ اسعد صاحب کی سرپرستی میں انکے چیلنج کی عبارت کے مطابق سوالات وجوابات کیلئے ان کی پروگرام میں ضرور جائیں۔

پیر صاحب نے ہمارے سامنے دیو بندیوں کے اس پروگرام کے اصل محرک محمد
خان کونسلر سے موبائل پر رابطہ کیا اور ساتھ ہی لاؤڈ کا بٹن پریس کر دیا محمد خان کے الفاظ تقریباً یہ تھے کہ میں اس وقت راولپنڈی میں ہوں پیر صاحب
نے اس سے کہا ہم آپ سے شام کو میٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔ محمد خان صاحب نے جواب دیا کہ آپ عصر کے بعد کا وقت متعین کر لیں اور ساتھ
کہ شام کو ہماری اپنی میٹنگ بھی ہے۔ اس کے بعد پیر صاحب ڈاکٹر محمد ایوب صاحب (دیو بندی) اور محمد امتیاز صاحب (دیو بندی) سے موبائل پر رابطہ
کیا۔ بالآخر پروگرام یہ طے پایا کہ شام کو "توت" میں دیو بندیوں کے ساتھ میٹنگ ہوگی جس میں تمام معاملات طے کیے جائیں گے۔ اس کے بعد ہم
دوستوں نے حضور غریب نواز خواجہ احمد میروی ؒ کے دربار پر انوار پر حاضری اور اس کے بعد پیر صاحب سے اجازت لے کر واپس آگئے۔ عصر کے بعد
سب دوست دوبارہ اکٹھے ہوئے موبائل پر پیر صاحب اور قاری محمد علی صاحب سے رابطہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میٹنگ مغرب کے بعد ہوگی اور
مغرب تک آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ ہم دوستوں نے مغرب کی نماز مسجد صدقے یا رسول اللہ ﷺ میں قاری اللہ یار صاحب اور قاری محمد علی
صاحب میرا شریف سے آنے کے بعد پہلے دیو بندیوں کے بلانے پر اور ان سے میٹنگ کی جگہ کا تعین کرنے کے لیے ان کے پاس گئے۔ طے یہ پایا
کہ آپ لوگ عشاء کے بعد مسجد علی المرتضیٰ کے ساتھ ملحقہ علاقہ نواب صاحب کی بیٹھک میں آجائیں۔ اہلسنت والجماعت کی طرف سے اس میٹنگ
میں پیر محمود میروی صاحب، قاری محمد علی صاحب، قاری محمد امتیاز صاحب، راقم الحروف، قاری سیف علی صاحب، حافظ محمد مشتاق صاحب اور حافظ محمد
ساجد صاحب نے شرکت کی۔ جبکہ دیو بندیوں کی طرف سے ان کے امام و خطیب علامہ محمد نواب صاحب، چیئرمین محمد نسیم صاحب، محمد خان صاحب
کونسلر، ڈاکٹر محمد ایوب صاحب اور محمد امتیاز صاحب کونسلر شریک تھے۔ اس میٹنگ میں دیو بندیوں کے جلسہ میں علامہ اسعد صاحب کی شرکت یا عدم
شرکت کے حوالے سے کھل کر گفتگو ہوئی۔ بندۂ ناچیز نے اس میٹنگ میں یہ بات بڑی شدت کے ساتھ محسوس کی کہ دیو بندی جو کل تک ہمیں اپنے
پروگرام میں شرکت کی دعوت دینے سے نہ تھکتے تھے اب علامہ اسعد صاحب کی تشریف آوری کا سن کر ان کے انداز اور مزاج بدلے ہوئے تھے اور بار بار
یہ کہتے تھے کہ دیکھیں جی ہم آپ کے پروگرام میں نہیں گئے تھے آپ بھی نہ آئیں ہم نے کہا کہ پھر آپ لوگوں نے ہمیں باقاعدہ دعوت کیوں دی؟ اور
اشتہار پر چیلنج کیوں لکھا ہے؟ تمام سنی دوستوں نے کہا کہ آپ یہی بات ہمیں لکھ کر دے دیں تاکہ کل کلاں کوئی پروپیگنڈہ نہ کیا جاسکے لیکن دیو بندی
احباب یہ لکھ کر دینے کو بھی تیار نہ ہوئے اس پر پیر صاحب نے کہا کہ پھر ہم آپ کے پروگرام میں علامہ اسعد صاحب کی سرپرستی میں آئیں گے اس پر
نسیم چیئرمین (دیو بندی) صاحب نے کہا کہ ہمیں علامہ اسعد صاحب کے پروگرام میں آنے پر کوئی اعتراض تو نہیں لیکن عوام الناس میں سے کسی نے
ان کے ساتھ کوئی نامناسب گفتگو کی تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ چیئرمین صاحب کی ایک اور بات بڑی توجہ کے قابل ہے میٹنگ کے آغاز میں
چیئرمین صاحب نے کہا کہ ہمیں مل کر اہل تشیع کے خلاف پروگرام کرنے چاہئیں تاکہ شیعہ کی بیخ کنی کی جاسکے اور ان کی قوت کو کچلا جاسکے اس کے
جواب میں اہل سنت و جماعت کے دوستوں نے کہا کہ فی الحال موضوع بحث یہ مسئلہ ہے باقی کسی بھی بات کو خواہ مخواہ آپ درمیان میں نہ لائیں۔
میٹنگ کے اختتام پر طے یہ پایا کہ ظہر سے عصر تک دیو بندیوں کا پروگرام ہوگا سنی لوگ اس میں شرکت کر سکتے ہیں اور سوال و جواب بھی کر سکتے ہیں
اس پروگرام میں مذکورہ مسئلہ حل نہ ہوا تو عشاء کے بعد پیر صاحب کی کوٹھی پر مناظرہ بھی ہوگا پیر صاحب نے دعا کی اور میٹنگ اختتام پذیر ہوگئی۔
سے کچھ دیر بعد تقریباً نو بجے مناظر اسلام، مجاہد اہلسنت علامہ سعید احمد اسعد صاحب بمع قافلہ تشریف لے آئے۔

شرکاء قافلہ اور ان کا تعارف

قافلہ کے شرکاء کا تعارف کسی طرح بھی قابل فراموش نہیں اس تعارف کے بعد قارئین کو یہ اندازہ لگانے میں ذرا دیر بھی نہیں لگے گی کہ کون حق پہ ہے اور کون باطل پر۔ شرکاء قافلہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

مناظر اسلام علامہ سعید احمد صاحب، آپ کے برادر اصغر علامہ قاری محمد مسعود حسان صاحب۔ علامہ اسعد صاحب کے داماد علامہ غلام مصطفےٰ شاکر صاحب، علامہ اسعد صاحب کے صاحبزادے محمد ذیشان سعید صاحب علامہ حسان صاحب کے تین صاحبزادے، علامہ اسعد صاحب کے ڈرائیور جناب فضل رسول شاہ صاحب، علامہ اسعد صاحب کے شاگرد خاص علامہ عبدالوحید صاحب اور علامہ اسعد صاحب کے خاص عقیدت مند جناب غلام سرور صاحب اور اس کے علاوہ علامہ اسعد صاحب کے تین شاگرد۔

یہ سارے احباب اپنی چار گاڑیوں پر فیصل آباد سے براستہ موٹروے بھیرہ شریف انٹرچینج پہنچے اور وہاں سے علامہ حافظ نور خان صاحب بھی شریک سفر ہوئے۔ اور قافلہ رات تقریباً نو بجے ''تت'' پہنچا بہت سارے دوستوں نے تپاک انداز میں نعروں کیساتھ آپ کا استقبال کیا کھانا کھانے اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد آپ نے جملہ معاملات کی تفصیل معلوم کی جب ہم نے مکمل گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کیں تو آپ نے فرمایا کہ اپنی سیکیورٹی کا میں خود ذمہ دار ہوں اور چونکہ چیلنج میری تقریر پر ہے اس لیے میں خود ضرور بضرور جاؤں گا الغرض رات گئے تک مختلف معاملات پر گفتگو ہوتی رہی۔ رات تقریباً ایک بجے کے قریب آرام کرنے کی غرض سے تمام دوست اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

طلوع صبح فتح مبین

بالآخر وہ دن طلوع ہو گیا جس کا علاقہ بھر کے لوگوں کو شدید انتظار تھا۔ گذشتہ دن دیوبندی احباب بار بار ہمارے سامنے یہی کہتے رہے کہ ہم (دیوبندی) صرف اس عبارت کے سلسلے میں اپنا موقف واضح کرنا چاہتے ہیں کسی قسم کی سازش کرنے کا ہمارا کوئی پروگرام نہیں لیکن اس دن صبح فجر کی اذان کے بعد دیوبندیوں کی مسجد حضرت علی المرتضیٰ سے پروگرام کا اعلان کیا گیا جس اعلان کی ابتداء اس شعر سے کی گئی

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہ ایک بالکل واضح للکار تھی جس کا اہل السنت والجماعت نے الحمدللہ بھرپور جواب دیا۔ ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز بدھ صبح تقریباً ۹:۰۰ بجے تمام دوست اکٹھے ہوئے اس وقت تلہ گنگ، پنڈی گھیپ شہر، میرا شریف، ٹمکہ کلاں، ملہڈ اور دیگر علاقوں کے دوست بذریعہ موبائل حتمی صورت حال اور فائنل پروگرام کے بارے میں بار بار معلوم کر رہے تھے۔

اس دن عشاق حبیب کریم ﷺ کا جذبہ عشق ومستی اور نظم قابل صد دید اور لائق صد تحسین تھا۔ تقریباً دس بجے کے قریب علامہ اسعد صاحب

نے تمام نوجوان دوستوں کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا میرے جانے کے متعلق تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ تو سب نے صرف ایک بات پر زور دیا کہ آپ کے لئے ہماری جانیں بھی حاضر ہیں لیکن آپ کی ذات کے بارے میں کوئی رسک بھی نہیں لے سکتے وہ لمحات ایک سچے عاشق رسول کے جذبہ وارفتگی کی روشن دلیل تھے جب آپ نے سوالیہ انداز میں تمام دوستوں سے پوچھا کہ مجھے بتاؤ موت کتنی بار آتی ہے؟ ہم نے عرض کی ایک مرتبہ آپ نے فرمایا پھر میں ضرور جاؤں گا۔ اس وقت آپ کے رخ تاباں اور اس سے نکلنے والی نور و سرور کی شعائیں زیارت و دید کے لائق تھیں۔ زندگی میں پہلی مرتبہ اتنے قریب سے عشق رسول کریم ﷺ کی حقیقی جھلک دیکھنے کا موقع مل رہا تھا اور قلوب و اذہان اس جذبہ صادق پر ہزار جان سے نثار ہونے کیلئے بے چین و بے قرار تھے دل تو کرتا ہے کہ قلب و قلم اور روح و دماغ کی ساری صلاحیتوں کو انہی لمحات و کیفیات کی منظر کشی پر قربان کر دوں لیکن اختصار کے پیش نظر موضوع آگے بڑھاتا ہوں۔

بالآخر تمام دوستوں نے عرض کیا کہ اگر یہی پروگرام ہے تو سب حاضر ہیں آخر میں آپ نے دعا فرمائی اور تمام دوست آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر آگئے۔ تقریباً ۱۰:۳۰ بجے تلہ گنگ، پنڈی گھیب، میرا شریف، ملہڈ اور ٹمک کلاں کے دوستوں کو ۱۲:۳۰ تک اڈے کے قریب موجود اہلسنت والجماعت کی مسجد پہنچ جانے کا کہا گیا۔ صبح سے لیکر اس وقت تک تمام امور میں راہنمائی کیلئے پیر محمد صاحب میروی سے مسلسل اور لگاتار رابطہ رہا۔ آپ نے تمام معاملات میں راہنمائی کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ میں خود بھی ۱۰:۳۰ تک پہنچ جاؤں گا۔

اس دوران کچھ دوستوں کو سی ڈی تیار کرانے کی ذمہ داری سونپی گئی اور دو دوستوں کی ڈیوٹی لگائی کہ موبائل کے کیمرہ میں اس پروگرام کی ریکارڈنگ کریں۔ علامہ قاری محمد زبیر صاحب اور محمد عاطف صاحب کو اڈے والی مسجد میں بھیج دیا گیا تاکہ جونہی وہاں قافلوں کی آمد ہو باقی دوستوں کو اس کی اطلاع دی جائے تاکہ طے شدہ پروگرام کے مطابق باہر سے تشریف لانے والے دوستوں کو مکمل گائیڈ کر کے مسجد علی المرتضیٰ بھیجا جا سکے۔

۱۲:۳۰ بجے کے قریب زبیر صاحب اور عاطف صاحب نے موبائل پر اطلاع دی کہ ٹمک کلاں سے علامہ قاری محمد صفدر صاحب اور محمد زبیر چشتی صاحب کی قیادت میں، ملہڈ سے علامہ محمد منظور صاحب کی سرپرستی میں اور تلہ گنگ سے ایک بڑا قافلہ علامہ محمد صابر صاحب کی قیادت میں پہنچ رہا ہے۔

اس دوران راقم الحروف اور علامہ قاری سیف علی صاحب مذکورہ مسجد میں گئے اور دوستوں کو تاکید کی کہ وہ پروگرام کے دوران مکمل پر امن رہیں گے اور کسی قسم کی اشتعال انگیزی والی کوئی حرکت قطعاً نہیں کریں گے۔

الغرض ہمارا پروگرام یہ تھا کہ مسجد علی المرتضیٰؓ میں پروگرام شروع ہونے سے پہلے ہال میں کم از کم اسی فیصد ہمارے لوگ موجود تھے اس بات کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اگر پروگرام میں سامعین کی کل تعداد سات سو تھی تو اس میں تقریباً ۴۵۰ لوگ مسلک حق اہلسنت والجماعت بریلوی سے تعلق رکھتے تھے۔ پیر محمود صاحب میروی تقریباً 11:00 بجے دوپہر کے قریب "توت" تشریف لائے۔ اب ہم ملکر بار بار دیوبندیوں سے رابطہ کر رہے تھے اور انہیں قائل کرتے رہے کہ علامہ اسعد صاحب کو سٹیج پر جگہ دیں لیکن دیوبندی جو کل تک بڑی افواہیں چھوڑ رہے تھے آج یہ بات تسلیم کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہو رہے تھے۔

بالآخر دیوبندی احباب نے پیر صاحب سے کہا کہ آپ ہمارے پروگرام میں تشریف لے آئیں اور ہمارے پروگرام کی صدارت فرمائیں۔ تقریباً ۲ بجے کے قریب پیر صاحب مسجد علی المرتضیٰ تشریف لے گئے اور صدارت کی کرسی پر جلوہ فرما ہوں گے۔ پیر صاحب کے جانے کے تقریباً بیس منٹ بعد ہم سب دوست علامہ اسعد صاحب کی سرپرستی میں اور آپ کے پورے خانوادے کے جھرمٹ میں مسجد علی المرتضیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ مسجد علی

مرتضی کے بالکل قریب مغرب کی طرف ایک انتہائی مخلص دوست کا مکان ہے۔ اس مکان کی بیٹھک میں علامہ اسعد صاحب اور آپ کے رفقاء کو بٹھا دیا گیا۔ پروگرام یہ بنا کہ ایک ساتھی جلدی سے مسجد علی المرتضی کے اندر جائے اور مکمل حالات دیکھ کر آئے تا کہ اطمینان قلب حاصل ہو جائے۔ لہذا راقم الحروف تقریباً دوڑ کر گیا اس وقت دیوبندی خطیب علامہ خضر حیات صاحب تقریباً کر رہے تھے۔ کرسی صدارت پر پیر محمود احمد (میروی) صاحب جلوہ افروز تھے۔ جب کہ دیوبندیوں کے خصوصی خطیب علامہ یونس نعمانی صاحب ابھی تک تشریف نہیں لائے تھے۔ اس وقت سٹیج پر ایک کرسی خالی بھی پڑی تھی۔ اب واپس آ کر علامہ اسعد صاحب کو عرض کیا گیا کہ فتح مبین کی حقیقی ساعتیں آن پہنچی ہیں لہذا اب مسجد میں تشریف لے چلیں۔ عشاق کے جھرمٹ میں ایک خاندان کے تقریباً 10 افراد اپنے مسلک حقہ کی حقانیت کے ثبوت بین کے لیے مسجد کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو وہ لمحات اور کیفیات دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں وعدہ خداوندی کے مطابق اطمینان وسکون کی دولت قافلہ کے ہر فرد کا مقدر بنا دی جاتی ہے۔ جب یہ مرد حر عشاق کے جھرمٹ میں مسجد علی المرتضی میں داخل ہوتے ہیں تو مسجد نعرہ ہائے تکبیر ورسالت سے گونج اٹھتی ہے۔ مسجد میں پہلے سے موجود اہل سنت کے نوجوان کھڑے ہو کر اپنے محبوب اور عظیم قائد کا استقبال کرتے ہیں۔ صفوں کے درمیان سے آپ کے گزرنے ہوئے سٹیج پر قدم رنجہ فرماتے ہیں۔ ایک کرسی خالی پڑی تھی لیکن دیوبندیوں کے ایک عالم غالباً علامہ عبداللہ صاحب اس کرسی کو سٹیج سے پیچھے کر دیتے ہیں۔ تا کہ کہیں علامہ اسعد صاحب اس پر بیٹھ نہ جائیں۔ لیکن پیر صاحب اپنی کرسی صدارت خالی کر کے آپ کو پیش کر دیتے ہیں۔ آپ کرسی پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اس وقت علامہ خضر حیات صاحب (دیوبندی) کی حالت دیدنی ہے، چہرہ کا رنگ متغیر ہو چکا ہے۔ ماتھا پسینہ سے شرابور ہے۔ ہونٹ خشک ہیں۔ زبان پر گویا تالا لگا دیا گیا ہے بڑی مشکل سے دوبارہ اپنی گفتگو شروع کرتے ہیں۔

اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جب علامہ اسعد صاحب اور آپ کی معیت میں آنے والے دوست مسجد کے دروازے کے نزدیک پہنچے ہیں تو اسوقت دیوبندی خطیب علامہ خضر حیات "یا محمد ﷺ" کہنے یا نہ کہنے سے گفتگو کر رہے تھے۔ اور یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ **یاایھا الذین امنو الا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ الخ** " لیکن جب علامہ اسعد صاحب سٹیج پر تشریف فرما ہو جاتے ہیں تو علامہ خضر حیات صاحب (دیوبندی) موضوع تبدیل کر دیتے ہیں اور اصلاحی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ دیوبندیوں کے ساتھ ہونے والی میٹنگ میں صرف اسی بات پر زور دیا گیا کہ دیوبندی خطیب اسماعیل دہلوی کی مختلف فیہ عبارت پر گفتگو کریں اور صرف اسی حوالہ سے اپنی پوزیشن واضح کریں گے۔ لیکن یقین جانیے کہ علامہ اسعد صاحب کی موجودگی میں اس موضوع پر ایک لفظ بھی نہیں بولا گیا۔ المختصر علامہ خضر حیات صاحب (دیوبندی) اصلاحی بیان سے سرکار دوعالم ﷺ کے غیب کے موضوع کی طرف آجاتے ہیں اس پر علامہ اسعد صاحب ان سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ طے شدہ موضوع پر گفتگو کی جائے لیکن علامہ خضر حیات آپکی اس بات کو ان سنی کر دیتے ہیں۔ اور علم غیب پر بھی دیوبندیوں کا عقیدہ بیان کرنے کی بجائے مسلک اہل سنت وجماعت بریلوی کا عقیدہ حقہ بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں اور عادت کے مطابق عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس پر علامہ اسعد صاحب ان کو روکتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ طے شدہ موضوع پر گفتگو کریں اور دائیں بائیں سے نکلنے کی کوشش مت کریں۔

میرے ہوتے ہوئے آپ عوام الناس کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ علامہ اسعد صاحب سٹیج
کھڑے ہوجاتے ہیں اور عوام الناس کو مخاطب کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ ان دیوبندیوں نے ہمیں چیلنج کیا تھا میں ان
کا چیلنج قبول کرتے ہوئے فیصل آباد سے اپنے تمام طے شدہ پروگرام چھوڑ کر آ گیا ہوں اور طے یہ پایا تھا کہ اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت پر گفتگو ہو
گی لیکن آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ اس حوالہ سے ایک لفظ بھی کسی خطیب نے نہیں بولا۔ آپ لوگ یعنی (عوام الناس) ان سے زور مطالبہ کریں کہ یہ طے
شدہ موضوع پر گفتگو کریں۔ ساتھ ہی ساتھ آپ خود بھی جلال بھرے انداز میں دیوبندی خطیب کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ بتاؤ سوالوں کے جواب
دینے ہیں یا نہیں۔ اور عشاء کے بعد مناظرہ کرنا ہے۔ اب پھر دیوبندی خطیب علامہ خضر حیات کی حالت زار قابل دید ہے۔ حضرت کی ٹوپی سر سے اتر
چکی ہے زلفیں بکھری ہوئی ہیں، چہرے پر بارہ بج رہے ہیں۔ پیشانی پسینہ سے شرابور ہے اور جواب دینے کی ہمت و طاقت مطلقاً مفقود ہے۔ علامہ خضر
حیات کی یہ حالت زار دیکھ کر ہی حق و باطل کے درمیان فرق بالکل واضح ہو گیا ایک طرف مناظر اسلام مجاہد اہل سنت علامہ اسعد صاحب دیوبندیوں کے سٹیج پر
کھڑے ہو کر جلال بھرے انداز میں ان سب کو بار بار للکارتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمہارے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے میں بڑی دور سے تمہارے سٹیج تک آ
گیا ہوں اب اگر تم میں ہمت ہے تو مقرر کردہ موضوع پر بات کر کے دیکھ لو اور علامہ یونس نعمانی کو بھی سامنے لاؤ تا کہ بعد میں وہ اپنی عادت کے مطابق غلط
پروپیگنڈہ نہ کر سکے۔

دیوبندی خطیب علامہ خضر حیات صاحب کو انکے دو ساتھی سہارا دیکر اٹھاتے ہیں اور انکے کان میں کہتے ہیں کہ مناظرہ کا چیلنج قبول کرنے کا اعلان کریں
۔ لیکن علامہ خضر حیات کی زبان لڑکھڑا رہی ہے۔ گلا خشک ہے بڑی مشکل سے وقفوں سے بھرپور گفتگو کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ عشاء۔۔۔۔ کے
۔۔۔۔ بعد۔۔۔۔ مناظرہ۔۔۔۔ بھی ہوگا۔ اس ایک جملہ کی ادائیگی میں حضرت صاحب تین چار سانس لیتے ہیں۔ بالآخر تمام دیوبندی
صاحبان علامہ اسعد صاحب سے یہ کہتے ہیں کہ اس وقت آپ تشریف لے جائیں عصر تک تقریریں ہوں گی عصر کے بعد آپ پھر آجائیں سوالات و
جوابات کی نشست ہوگی اور عشاء کے بعد مناظرہ ہوگا۔ علامہ اسعد صاحب دیوبندیوں سے بات پختہ کرنے اور عوام کے سامنے اسکا اعلان کرنے کے
بعد سٹیج سے نیچے اترتے ہیں اور قریب ہی اہل سنت کی مسجد صدقے یارسول اللہ ﷺ کی جانب بڑھتے ہیں۔ عوام کا جم غفیر بھی آپ کے ساتھ ہو لیا مگر
مصلحت کے تحت ہم نے طے کیا کہ اپنے مسلک کے چند معتبر اور معتمد احباب کو ادھر ہی بٹھا دیا جائے تا کہ علامہ اسعد صاحب اور (سنی) عوام کے مسجد
صدقے یارسول اللہ ﷺ میں جانے کے بعد دیوبندی کوئی پروپیگنڈہ کریں تو اس کی خبر ہو سکے۔ مسجد صدقے یارسول اللہ ﷺ کی طرف جاتے ہوئے
علامہ اسعد صاحب سے عرض کی گئی کہ اگر آپ اجازت دیں تو عصر تک اپنی اس مسجد میں پروگرام کر لیا جائے۔ اور آپ خطاب فرمائیں تا کہ عوام الناس
مطمئن ہو جائے۔ آپ نے کمال شفقت فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرما دی۔ جب تمام لوگ مسجد کے سامنے پہنچ جاتے ہیں۔ تو پروگرام شروع ہو
جاتا ہے۔ علامہ اسعد صاحب کے برادر اصغر جناب علامہ قاری محمد مسعود حسان صاحب بڑے سوز بھرے انداز میں تلاوت کلام مجید فرماتے ہیں۔ آپ
کی درد بھری آواز سن کر سامعین و حاضرین پر وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد علامہ حسان صاحب کے صاحبزادے جناب محمد
قاسم بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ نعت پیش کرتے ہیں۔ نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد علامہ اسعد صاحب خطاب شروع کرتے ہیں۔ اس
خطاب میں آپ بے شمار حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دیوبندی عالم علامہ یونس نعمانی آج سے تقریباً پندرہ سال پہلے اپریل
1993ء کو فیصل آباد میں میرے ساتھ یہ وعدہ کر کے گئے تھے کہ وہ 29 مئی 1993ء کو اپنے دو مزید ساتھیوں سمیت میرے پاس تشریف لے آئیں

مختلف فیہ مسائل پر گفتگو کریں گے۔ اور کسی متفقہ فیصلہ پر پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ عوام الناس کو اختلافات اور الجھنوں سے بچایا جاسکے۔ لیکن آج تقریبا پندرہ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے موصوف آج تک کسی پروگرام میں بھی میرے سامنے تک نہیں آئے ہیں اور آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ نعمانی صاحب آج بھی تشریف نہیں لائے۔ الغرض آپ نے پوری تفصیل سے دیوبندیوں کی مکروفریب سے عبارت داستان عوام الناس کے سامنے بیان کی۔ ابھی آپ کا خطاب جاری تھا کہ پیر صاحب کا فون آگیا۔ آپ نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے دیوبندیوں کے پروگرام کے سرپرست محمد خان کونسلر صاحب کا میری طرف آیا ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگ (سنی) سوالات وجوابات کی نشست کے لئے تشریف نہ لائیں۔ ہم (دیو بندی) معذرت خواہ ہیں۔ لہذا پیر صاحب نے بندہ ناچیز کو حکم دیا کہ تم اس بات کا اعلان ساری عوام کے سامنے کردو۔ اور ساتھ ہی علامہ اسعد صاحب کی خدمت میں عرض کردو۔ یہ اعلان اہل سنت کے سامنے کردیا گیا جس پر پوری فضا تکبیر ورسالت کے فاتحانہ نعروں سے گونج اٹھی (سنی) عوام کا جوش وجذبہ دیدنی تھا۔ آج انہوں نے اپنی آنکھوں سے حقیقت کا مشاہدہ کرلیا تھا۔ اس دوران بعض دوستوں نے مطالبہ پیر صاحب کی خدمت میں پیش کردیا گیا آپ ازحد مہربانی فرماتے ہوئے تشریف لے آئے۔ اور خود اعلان کیا کہ دیوبندیوں نے اپنی شکست تسلیم کرلی ہے۔ اور سوالات کے جوابات دینے سے معذرت کرلی ہے۔ اتنے میں عصر کی نماز کا وقت ہوگیا اذان عصر ہوئی اور علامہ قاری اللہ یار خان کی اقتداء میں تمام احباب نے نماز عصر ادا کی۔

حسب توقع (دیوبندیوں) نے دھوکا اور فراڈ سے کام لیا ادھر ہمیں یہ فون کیا آپ نہ آئیں ہم معذرت خواہ ہیں۔ جب کہ اپنی مسجد میں اپنی عوام کے سامنے اعلان کردیا کہ بے شک (سنی) آئیں ہم ان کے ہر سوال کا جواب دیں گے۔ حقیقت سے پردہ تب فاش ہوا جب انکی مسجد میں موجود ہمارے دوستوں نے بذریعہ فون اطلاع دی کہ ادھر تو صورتحال یہ ہے آپ لوگ دیر کیوں لگا رہے ہیں۔ لیکن اہم ترین بات یہ ہے علامہ خضر حیات یہ اعلان کرنے کے بعد اپنی مسجد سے نکلے اور مسجد کے ساتھ متصل ڈاکٹر محمد ایوب صاحب (دیوبندی) کے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔ اس موقع پر علامہ سعید اسعد صاحب کے صاحبزادے نے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا اور فرمایا کہ آپ تو سوالوں کے جوابات دینے کا اعلان کررہے ہیں خود مسجد سے بھاگ کیوں جارہے ہیں مسجد میں ہی ٹھہریں ہمارے دوست آئیں گے اور آپ کو جوابات دینے ہوں گے۔ اس پر علامہ خضر حیات صاحب نے کہا کہ میں ابھی واپس آرہا ہوں اور واپس آکر جوابات دوں گا۔ لیکن اس کے بعد علامہ خضر حیات صاحب نے بھلا کہاں واپس آنا تھا۔

جب سنیوں کے پاس اس اعلان کی اطلاع پہنچی تو علامہ اسعد صاحب نے فرمایا کہ آپ تمام دوست غلام مصطفی شاکر صاحب اور جناب قاری نبی بخش صاحب کی قیادت میں مسجد المرتضی میں جائیں اور انکے سوالات کے متعلقہ (جب کہ علامہ اسعد صاحب اور آپ کے برادر اصغر علامہ مسعود صاحب چند دوستوں کی معیت میں مسجد صدقے یارسول اللہ ﷺ میں ہی بیٹھے رہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب میری ضرورت پڑے تو فورا آجاؤں گا)۔

جب مسجد صدقے یارسول اللہ ﷺ سے اہل سنت وجماعت کا بہت بڑا قافلہ مسجد علی المرتضی کی طرف نعرے لگاتا ہوا بڑھا تو دیوبندیوں نے پولیس بلالی اس پر پیر صاحب سے رابطہ کیا گیا آپ اس وقت رات کے مناظرہ کے انتظامات کرنے کے لیے میرا شریف جارہے تھے۔ آپ نے فرمایا میں پولیس کے ساتھ رابطہ کرلیتا ہوں آپ وہاں جائیں اور انکے چیلنج کا جواب دیں۔ میں خود بھی واپس آرہا ہوں

۔گورنمنٹ گرلز ہائی سکول (توت) کے سامنے سے ہوتا ہوا مسجد علی المرتضیٰ کے قریب پہنچ گیا۔ اس جگہ پر پولیس اور ایلیٹ فورس کی کچھ نفری موجود تھی۔ اے۔ ایس۔ آئی محمد اسلم صاحب آگے بڑھے اور کہنے لگے کہ آپ لوگ آگے نہیں جا سکتے ہم نے کہا کہ دیوبندیوں نے خود چیلنج کر کے ہمیں بلوایا ہے۔ اس پر اے۔ ایس۔ آئی صاحب نے کہا کہ دیوبندی سوالات کے جوابات دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ہم نے انتہائی پرامن اور باوقار انداز میں مطالبہ کیا کہ آپ دیوبندیوں کو کہیں کہ وہ سوالات وجوابات کی نشست سے معذرت کا اعلان لاؤڈ سپیکر پر سب کے سامنے کر دیں یا پھر لکھ کر دے دیں۔ ہم واپس چلے جائیں گے۔ بصورت دیگر ہم مسجد میں جا کر سوالات کے جوابات لیں گے۔ اور اپنے مسلک کا دفاع کریں گے۔ اے۔ ایس۔ آئی صاحب دیوبندیوں کی مسجد میں گئے اور یہ مطالبات ان کے سامنے رکھے لیکن انہوں نے یہ مطالبات تسلیم نہ کیے اسلم صاحب واپس آ کر ہمیں کہنے لگے کہ دیوبندیوں نے مجھے کہا کہ ہم سوالات وجوابات کی نشست سے بھی معذرت خواہ ہیں۔ اور رات کو مناظرہ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن نہ تو وہ لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرنے کو تیار ہیں۔ اور نہ لکھ کر دینے کو تیار ہیں۔ ہم نے پھر اے۔ ایس۔ آئی صاحب سے کہا کہ دیوبندیوں کی مسجد میں اور یہ دونوں مطالبات ان کے سامنے رکھے لیکن انہوں نے یہ مطالبات تسلیم نہ کیے اسلم صاحب واپس آ کر ہمیں کہنے لگے کہ دیوبندیوں نے مجھے کہا ہے کہ ہم سوالات وجوابات کی نشست سے بھی معذرت خواہ ہیں اور رات کو مناظرہ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن نہ تو وہ لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرنے کو تیار ہیں اور نہ لکھ کر دینے کو تیار ہیں۔ ہم نے پھر اے۔ ایس۔ آئی صاحب سے کہا کہ جناب دیوبندی دھوکا دے رہے ہیں ہم اگر صرف آپ کے کہنے پر واپس چلے گئے تو بعد میں وہ ہماری شکست کا اعلان کر دیں گے اور جھوٹا پروپیگنڈہ کریں گے۔ لہذا ہم ان دو مطالبات میں سے کسی ایک کو باقاعدہ تسلیم کرائے بغیر واپس نہیں جائیں گے۔ اب جلوس آہستہ آہستہ بڑھتا ہوا مسجد علی المرتضیٰ کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ سنیوں کا جوش وجذبہ قابل دید ہے اسکے نعروں سے فضا گونج رہی ہے۔ اور دیوبندیوں پر قیامت برپا ہے۔ جب یہ جلوس مسجد کے بالکل قریب پہنچا تو ایس۔ ایچ۔ او جناب محمد سعد صاحب جلوس کے سامنے آ گئے۔ سعد صاحب کی خدمت میں تمام معاملات تفصیلاً پیش کر دیے گئے۔ ایس۔ ایچ۔ او جناب سعد صاحب نے اس سلسلہ میں دیوبندیوں سے بات کی۔ اس پر دیوبندی خطیب قاری محمد شعیب صاحب مسجد علی المرتضیٰ سے باہر آئے۔

اب نقشہ یہ ہے کہ مسجد کی چھت پر دیوبندی احباب موجود ہیں۔ مسجد کی دیواروں کے ساتھ اور ملحقہ گلی میں بھی دیوبندی موجود ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اہل سنت وجماعت کا ایک بہت بڑا جلوس موجود ہے۔ درمیان میں تین چار پولیس کے آدمی اہل سنت وجماعت کے سات آٹھ قائدین اور دیوبندیوں کی طرف قاری محمد شعیب صاحب اور اسکے احباب موجود ہیں۔ اس موقع پر دیوبندیوں کی طرف سے قاری محمد شعیب صاحب سوالات وجوابات کی نشست اور عشاء کے بعد مناظرہ سے مکمل معذرت کا اعلان کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم (دیوبندی) نہ تو سوالوں کے جوابات دے سکتے ہیں اور نہ ہی مناظرہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی مناظرہ کر سکتے ہیں۔ لہذا آپ سنیوں سے ہماری عاجزانہ التجا یہ ہے کہ آپ ہماری معذرت قبول کریں۔ قاری شعیب صاحب (دیوبندی) کی آواز شاید شکست فاش کی وجہ کچھ زیادہ اونچی نہ تھی جس پر مجاہد اہل سنت، نوجوان مذہبی سکالر جناب علامہ نبی بخش صاحب چشتی نے اپنی اونچی، گرجدار اور کڑک دار آواز میں یہ اعلان کیا۔

''دیوبندی علماء دیوبندی عوام کی طرف سے اور دیوبندیوں کے پروگرام کی ساری انتظامیہ کی طرف سے تمام پولیس والوں بشمول ایس۔ ایچ۔ او صاحب اور اے۔ ایس۔ آئی اور تمام عوام اہل سنت وعوام دیوبند کے سامنے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دیوبندی نہ تو سوالات کے جوابات دینے کے لیے تیار ہیں اور نہ مناظرہ کے لیے اور وہ (دیوبندی) اپنی شکست تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا سنی عوام ازراہ کرم دیوبندیوں کی معذرت قبول فرمالیں۔''

یہ اعلان کیا تھا یہ حقیقت میں مذہب و مسلک حق اہل سنت و جماعت بریلوی کی فتح مبین اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا اعلان تھا۔ اس اعلان کے بعد سنیوں کا جلوس فاتحانہ نعرے لگاتے ہوئے مسجد صدقے یا رسول اللہ ﷺ میں واپس آ گیا۔ اس کے بعد علامہ اسعد صاحب صوفہ پر کھڑے ہو کر عوام اہل سنت و جماعت اور پولیس سے خطاب کرتے ہیں۔ آپ پولیس والوں کو دیوبندیوں کے پروگرام اکے اشتہار پر موجود چیلنج کی عبارت، دعوت نامہ کی عبارت اور بعض دیوبندیوں کی طرف سے علامہ اسعد صاحب کے آنے کی دعوت اور دیگر تمام حالات و واقعات سے تفصیلا آگاہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد صلوٰۃ و سلام اور دعا کے ساتھ پُر وقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ تمام احباب نماز مغرب علامہ اسعد صاحب کی اقتداء میں ادا کرتے ہیں اور دعا کے بعد فرداً فرداً علامہ اسعد صاحب کی دست بوسی کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں۔

دیوبندیوں کی شکست فاش کے بعد بہت سے مقامات سے شنید میں آیا ہے۔ کہ دیوبندی خطیب علامہ یونس نعمانی اور علامہ خضر حیات جہاں کہیں اپنے پروگرام میں جاتے ہیں۔ تو اپنی عادت کے مطابق یہ پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ توت، میں دیوبندیوں نے سنیوں کو شکست دی ہے۔ یہ پراپیگنڈا سراسر غلط اور سفید جھوٹ ہے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ علامہ یونس نعمانی صاحب، توت، کے اس پروگرام میں آئے ہی نہیں۔ نعمانی اور ان کے تمام رفقاء میں اتنی جرات اور ہمت ہی نہیں کہ وہ مناظر اسلام یادگار اسلاف سرمایہ مسلک اہل سنت و جماعت جناب علامہ پروفیسر سعید احمد اسعد صاحب کے سامنے بھی آ سکیں۔ علامہ نعمانی اور ان کے تمام رفقاء میں اگر بھی جراءت ہے تو بذریعہ تحریر ان کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ وہ مناسب وقت اور مقام کا تعین خود کر دیں اور پھر اس کی اطلاع ہمیں دے دیں ہم اپنے محبوب اور عظیم قائدین کی سرپرستی میں ان شاء اللہ وہاں ضرور پہنچ جائیں گے اور جس موضوع کا انتخاب کیا جائے گا اس پر بالتفصیل بات ہو جائے گی۔

یہ چیلنج صرف اور صرف اس لئے ہے کہ مصدقہ اطلاعات کے مطابق گزشتہ دنوں تلہ گنگ (ضلع چکوال) میں منعقدہ دیوبندیوں کے پروگرام میں علامہ نعمانی اور علامہ خضر حیات نے اہل سنت و جماعت کے دو عظیم الشان علماء یعنی استاذ العلماء شیخ الحدیث و تفسیر یادگار اسلاف جناب علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب اور مناظر اسلام، مجاہد اہلسنت علامہ سعید احمد اسعد صاحب کے متعلق غلط زبان استعمال کی ہے اور چیلنج کیا ہے ہم چیلنج کو قبول کرتے ہوئے یہ تحریر دے رہے ہیں۔

ضروری نوٹ

پروگرام کی سی۔ڈیز

چونکہ پروگرام دیوبندیوں کی مسجد میں تھا اور ان لوگوں نے ودسی۔ڈیز بنانے والوں کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی۔جب ہم نے نمازِ مغرب کے فوراً بعد ان دو میں سے ایک واقف کار دوست جناب محمد قمر صاحب سے سی۔ڈی کے حصول کیلئے رابطہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیوبندیوں نے ہم دونوں دوستوں سے پروگرام کے اختتام کے فوراً بعد کیسٹیں لے لی ہیں۔دیوبندیوں نے ان سی۔ڈیز میں اپنی مرضی کے مطابق کانٹ چھانٹ کر کے اصل حقائق ان سے حذف کر دیئے ہیں اور آج کل ان سی۔ڈیز کے ذریعے یہ پروپیگنڈہ عام کر رکھا ہے۔(کہ علامہ اسعد صاحب اپنے رفقاء کے ہمراہ تقریب سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں) یہ سراسر الزام تراشی، غلط بیانی اور بے بنیاد پروپیگنڈہ ہے جس کا حقیقت سے دور تک کوئی رشتہ نہیں، جبکہ اصل حقائق سابقہ صفحات میں تفصیلاً بیان کئے جا چکے ہیں۔پھر بھی اگر کسی کو یقین نہ آئے تو وہ جناب قمر صاحب جنہوں نے سی۔ڈی تیار کی ہے، ان سے بالمشافہ گفتگو کر کے پوچھ سکتا ہے کہ اصل حقائق کیا ہیں۔

گذشتہ ہفتہ کے دوران ہمارے ایک انتہائی مخلص اور بہادر دوست جناب غلام قادر صاحب (مرحوم) دل کا دورہ پڑنے سے اچانک انتقال کر گئے۔ تمام قارئین اور مخلصین سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو عشقِ رسول ﷺ کے توسل و تصدق سے کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور لواحقین اور متعلقین کو صبرِ جمیل کی دولت عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین)